تسہیل التجوید

حضرت مولانا قاری صدیق احمد صاحب باندوی رحمۃ اللہ علیہ

۲۴۷۵۵۴
کتب خانہ نعیمیہ دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلاً ۝

تسہیل التجوید

مؤلفہ

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ قاری صدیق احمد صاحب باندوی رحمۃ اللہ علیہ

(بانی جامعہ عربیہ، ہتورا، باندہ، یوپی)

Rs.10/-

طباعت: احمد پریس، مالیگاؤں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا فتاح

الحمد للہ رب العالمین ط والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی الہ واصحابہ الطاھرین ط ما دام ما فی السمٰوات والارضین ۞

تجوید

تعریف: لغت میں تجوید کے معنی تحسین (خوبصورتی) پیدا کرنا اور اصطلاح میں ہر حرف کو اس کے مخرج سے مع جمیع صفات کے ادا کرنا۔

موضوع: قرآن شریف کے الفاظ۔

غرض: حروف کو صحیح طریقہ پر ادا کرنا۔

فائدہ: سعادت دارین۔

ارکان: تجوید کے چار ارکان ہیں۔ (۱) حروف کے احکام کا پہچاننا۔ (۲) حروف کے مخارج کو پہچاننا۔ (۳) صفات کا پہچاننا۔ (۴) زبان کو صحیح حرف ادا کرنے کا عادی بنانا۔ اور یہ چیزیں بغیر کثرت مشق اور ماہرین قرأ سے حاصل کئے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔

مراتب تجوید: تجوید کے تین مرتبے ہیں۔

(۱) ترتیل: نہایت آہستہ اور اطمینان سے پڑھنا۔ (۲) تدویر: نہ بہت تیز نہ بہت آہستہ بلکہ متوسط طریقہ سے ادا کرنا۔ (۳) حدر: تیزی کے ساتھ پڑھنا۔

تجوید کا حکم: امام جزری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

والاخذ بالتجويد حتم لازم من لم يجود القرآن اثم

ترجمہ: تجوید کا سیکھنا واجب ہے اور لازم ہے۔ جس شخص نے قرآن پاک تجوید کے ساتھ نہ پڑھا وہ گنہگار ہے۔

لحن: تجوید کے خلاف قرآن پڑھنے کو لحن کہتے ہیں۔

لحن کی دو قسمیں ہیں۔ لحن جلی اور لحن خفی

لحن جلی: حرف کے مخرج کی رعایت نہ کرنا۔ جیسے ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھ دیا جائے مثلاً ح کی ہ، س کی ث، ج کی جگہ ز، س کی جگہ ص، ض کی جگہ ظ، ع کی جگہ ہمزہ پڑھ دیا وغیرہ صفات لازمہ میں غلطی کرنا۔ جیسے کسی حرکت کو گھٹا کر یا بڑھا کر پڑھنا۔

لحن خفی: حرف کے صفات محسنہ میں غلطی کرنا جیسے پر پڑھنے کی جگہ باریک پڑھنا۔

لحن جلی حرام ہے۔ بعض جگہ معنی فاسد ہو جاتے ہیں اور نماز جاتی رہتی ہے۔ لحن خفی مکروہ ہے مگر بچنا اس سے بھی ضروری ہے۔

استعاذہ اور بسملہ کا بیان

استعاذہ: یعنی اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ط پڑھنا۔ قرآن پاک کی تلاوت شروع کرتے وقت شیطان سے پناہ مانگنا ضروری ہے۔ استعاذہ کے یہی الفاظ پسندیدہ ہیں جو اوپر لکھے گئے ہیں۔ اس میں زیادتی اور کمی بھی جائز ہے۔

بسملہ: یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم ط پڑھنا۔ سورۃ توبہ کے علاوہ ہر سورت کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم ط پڑھنا چاہئے۔

فائدہ: اعوذ باللہ اور بسم اللہ آہستہ اور زور سے پڑھے جانے میں قرآ...

کے تابع ہیں، یعنی زور سے قرأت پڑھنے کی صورت میں ان دونوں کو زور سے اور قرأت کو آہستہ سے پڑھنے کی صورت میں ان دونوں کو بھی آہستہ پڑھنا چاہئے۔

تفصیل اعاذہ اور بسملہ

اگر قرأت کی ابتداء شروع سورت سے ہو تو اس میں اعوذ باللہ اور بسم اللہ دونوں پڑھنا چاہئے۔ اور دونوں کے پڑھنے کی چار صورتیں ہیں۔

(۱) وصل کل یعنی اعوذ باللہ اور بسم اللہ اور سورت تینوں کو ملا کر پڑھنا۔ جیسے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العلمین (۲) فصل کل: جیسے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ الحمد للہ رب العالمین ۝ یعنی اعوذ باللہ اور بسم اللہ اور سورت کو ایک دوسرے سے علیحدہ کر کے پڑھنا۔ (۳) فصل اول وصل ثانی: یعنی اعوذ باللہ کو بسم اللہ سے علیحدہ کر کے پڑھنا اور بسم اللہ کو سورت سے ملا کر پڑھنا جیسے اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمدللہ رب العلمین ۝ (۴) وصل اول فصل ثانی: یعنی اعوذ باللہ کو بسم اللہ سے ملا کر اور بسم اللہ کو سورت سے علیحدہ کر کے پڑھنا جیسے اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ الحمد للہ رب العلمین ۝

اگر قرأت کا وسط ہو اور سورۃ کی ابتداء ہو یعنی ایک سورت ختم کر کے دوسری سورت شروع کر رہا ہو تو اس وقت امام حفص رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں جن کی روایت ہندوستان میں رائج ہے۔ بسم اللہ ضرور پڑھنا چاہئے اور اس صورت میں بسم اللہ پڑھنے

کی تین صورتیں ہیں۔
(۱) وصل کل: یعنی پہلی سورت کو بسم اللہ سے، بسم اللہ کو دوسری سورت سے ملا کر پڑھنا۔
(۲) فصل کل: یعنی پہلی سورت اور بسم اللہ اور دوسری سورۃ تینوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ کر کے پڑھنا۔
(۳) فصل اول وصل ثانی: یعنی پہلی سورت کو ختم کر کے بسم اللہ سے نہ ملائے اور بسم اللہ کو دوسری سورت سے ملا کر پڑھے۔
(۴) وصل اور فصل ثانی: یعنی پہلی سورت کو بسم اللہ سے ملا کر پڑھنا اور بسم اللہ کو دوسری سورت سے علیحدہ کر کے پڑھنا۔ یہ چوتھی صورت جائز نہیں۔

اگر قرأت کی ابتداء درمیان سورۃ سے ہو تو اعوذ باللہ ضرور پڑھنا چاہئے۔ بسم اللہ پڑھنا موجب برکت ہے اور نہ پڑھنا بھی جائز ہے۔ اگر بسم اللہ بھی پڑھی جائے تو دو صورتیں جائز ہیں۔ (۱) فصل کل: یعنی اعوذ باللہ کو بسم اللہ سے اور بسم اللہ کو سورۃ کے حصے سے علیحدہ کر کے پڑھنا۔ (۲) وصول اول فصل ثانی: یعنی اعوذ باللہ کو بسم اللہ سے ملا کر پڑھنا اور بسم اللہ کو سورۃ کے حصے سے علیحدہ کر کے پڑھنا اور اگر بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو اعوذ باللہ کو سورت کے حصے سے فصل کر کے پڑھنا چاہئے۔ اور وصل بھی جائز ہے۔ بشرطیکہ اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں سے کوئی نام نہ ہو۔

مخارج کا بیان

چونکہ حروف کے مخارج میں دانتوں کو بھی دخل ہے۔ اس لئے آسانی کے واسطے پہلے دانتوں کی کل تعداد اور ان کے ناموں کو بیان کیا جاتا ہے جاننا چاہئے کہ دانتوں کی

کل تعداد بتیس ہے۔ جن کی تفصیل یہ ہے کہ سامنے کے چار دانتوں کو ثنایا کہتے ہیں۔
اور اوپر والوں کو ثنایا علیا اور دو نیچے والوں کو ثنایا سفلی کہتے ہیں۔ اور ثنایا کے پہلو میں جو
چار دانت ہیں یعنی ثنایا علیا کے دائیں اور بائیں ایک ایک دانت ان چاروں کو
رباعیات اور قواطع کہتے ہیں۔ رباعیات سے ملے ہوئے چار دانت نوکدار ہیں ان کو
انیاب اور کواسر کہتے ہیں۔ انیاب کے پاس والے چار دانتوں کو ضواحک کہتے ہیں۔
ضواحک کے پہلو میں جو بارہ دانت ہیں چھ دائیں طرف تین اوپر تین نیچے، اسی طرح
چھ بائیں طرف، ان کو طواحن کہتے ہیں۔ طواحن کے بغل میں بالکل آخر میں ہر جانب
جو ایک ایک دانت ہیں ان چاروں کو نواجذ کہتے ہیں۔

ضواحک، طواحن، نواجذ ان تینوں کو اضراس کہتے ہیں۔ ایک شاعر نے دانتوں
کی تعداد اور ان کے ناموں کو نظم میں جمع کر دیا ہے۔ وہ یہ ہے

ہے تعداد دانتوں کی کل تیس اور دو　　ثنایا ہیں چار اور رباعی ہیں دو دو
ہیں انیاب چار اور باقی رہے ہیں　　کہ کہتے ہیں فرا، اضراس انہیں کو
ضواحک ہیں چار اور طواحن ہیں بارہ　　نواجذ بھی ہیں ان کے بازو میں دو دو

تفصیل مخارج حروف

جن موقعوں سے حروف ادا ہوتے ہیں ان کو مخارج کہتے ہیں۔ مخارج سترہ ہیں۔
مخرج ا: جوف دہن یعنی منہ کے اندر کا خلا۔ اس سے یہ حروف نکلتے ہیں۔ واؤ ساکن جس
سے پہلے پیش ہو۔ یاء ساکن جس سے پہلے زیر ہو۔ الف ساکن جس سے پہلے زبر ہو۔
ان تینوں کو حروف مدہ کہتے ہیں۔

مخرج ۲: اقصیٰ حلق یعنی حلق کا پچھلا حصہ جو سینہ کی طرف ہے، اس سے ہمزہ اور ہا نکلتے ہیں۔
مخرج ۳: وسط حلق اس سے ع اور ح نکلتے ہیں۔
مخرج ۴: ادنیٰ حلق یعنی حلق کا وہ حصہ جو منہ کی طرف ہے اس سے غ اور خ نکلتے ہیں۔
حلق کے ان تینوں حصوں سے جو چھ حروف نکلتے ہیں ان کو حروف حلقی کہتے ہیں۔
مخرج ۵: لہات یعنی کوے کے متصل زبان کی جڑ اس سے ق ادا ہوتا ہے۔
مخرج ۶: قاف کے مخرج کے متصل منہ کی جانب ذرا نیچے ہٹ کر اس سے کاف ادا ہوتا ہے۔
مخرج ۷: وسط زبان اور اس کے مقابل اوپر کا تالو۔ اس سے یہ حروف نکلتے ہیں۔ ج ش یاء غیر مدہ یعنی یاء متحرک اور یاء لین ساکن ماقبل مفتوح کو کہتے ہیں۔
مخرج ۸: زبان کے کنارے کو اوپر کے داڑھ کی جڑ سے لگا کر اس سے ضاد نکلتا ہے۔ دونوں جانب سے نکالنا صحیح ہے۔ لیکن بہت مشکل ہے۔ اس سے آسان داہنی طرف سے اور اس سے زیادہ آسانی سے بائیں طرف سے نکالنے میں ہے۔
مخرج ۹: زبان کا کنارہ اور ثنایا اور رباعی اور ناب اور ضواحک کے مسوڑھے اس سے لام نکلتا ہے۔
مخرج ۱۰: زبان کا کنارہ مع اوپر کے تالو کے اس سے نون نکلتا ہے۔
مخرج ۱۱: نون کے مخرج سے ذرا اندر اس سے راء نکلتا ہے۔
مخرج ۱۲: زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑ اس سے طاء، دال، تاء نکلتے ہیں۔
مخرج ۱۳: زبان کی نوک اور ثنایا علیا کا سرا اس سے ظاء، ذال، ثاء نکلتے ہیں۔
مخرج ۱۴: زبان کی نوک اور ثنایا علیا اور سفلیٰ کے سرے کا درمیانی حصہ اس سے صاد،

زادہ میں نکلتے ہیں۔
مخرج ۱۵: نیچے کے ہونٹ کی تری اور ثنایا علیا کا کنارہ یہ فاء کا مخرج ہے۔
مخرج ۱۶: دونوں لبوں کی تری مل کر باء کا مخرج اور دونوں کی خشکی مل کر میم کا مخرج اور دونوں کے کنارے مل کر اور بیچ کا حصہ کھلا رہ کر واؤ غیر مدہ کا مخرج ہے۔ یعنی واؤ متحرک اور واؤ لین کا۔ واؤ لین واؤ ساکن ماقبل مفتوح کو کہتے ہیں۔
مخرج ۱۷: ناک کا بانسہ اور اس سے یہ حروف نکلتے ہیں۔ (۱) نون ساکن اور (۲) نون تنوین حالت ادغام میں اور اخفاء میں غنہ کے ساتھ۔ (۳) نون مشدد (۴) میم مشدد، (۵) میم مدغم جب میم سے ملے، (۶) میم اخفاء والی جب ب سے ملے۔

القاب حروف

۱۔ حروف حلقیہ: - یہ چھ حروف ہیں، (۱) ہمزہ (۲) ہاء (۳) عین (۴) حاء (۵) غین (۶) خاء، یہ حروف حلق سے نکلتے ہیں اس لئے ان کو حروف حلقی کہتے ہیں۔

حرف حلقی چھ ہیں سن اے مہ لقا ہمزہ، ہا و عین و حا و غین و خاء

۲۔ حروف لہویہ: یہ حروف ہیں قاف اور کاف۔

لہات گوشت کے ٹکڑے کو کہتے ہیں جو زبان کی آخری جڑ کی طرف حلق کے ختم پر اوپر کے حصہ میں ہے۔ اس کو اردو میں کوا کہتے ہیں۔ چونکہ یہ دونوں حرف اس حصہ سے نکلتے ہیں اس لئے ان کو حروف لہویہ کہتے ہیں۔
۳۔ حروف شجریہ: یہ تین حروف ہیں۔ (۱) جیم (۲) شین (۳) یاء غیر مدہ۔ شجر فم زبان کا درمیانی حصہ جب اوپر کے تالو کی طرف اٹھ جائے چونکہ یہ تینوں حروف شجر فم سے نکلتے

ہیں اس لئے ان کو شجریہ کہتے ہیں۔
۴۔ حروف ذلقیہ: یہ چھ حروف ہیں۔ (۱) فاء (۲) راء (۳) میم (۴) نون (۵) لام (۶) باء، ذلق پھسلنے کو کہتے ہیں اور یہ حروف زبان اور ہونٹوں کے پھسلنے سے نکلتے ہیں اس لئے ان کو حروف ذلقیہ کہتے ہیں۔
۵۔ حروف نطعیہ: یہ تین حروف ہیں۔ (۱) طاء (۲) دال (۳) تاء، نطع تالو کا اگلا حصہ جس میں شکن جیسا ہوتا ہے، یہ حروف تالو کے اس حصہ سے نکلتے ہیں، اس لئے ان کو حروف نطعیہ کہتے ہیں۔
(۶) حروف صفیریہ واسلیہ، یہ تین حروف ہیں۔ (۱) ص (۲) س (۳) ز اسلہ۔ زبان کے سرے کی پشت کو کہتے ہیں۔ یہ حروف زبان کے اس حصے سے نکلتے ہیں اس لئے ان کو اسلیہ کہتے ہیں۔ صفیریہ چڑیا کی آواز کو کہتے ہیں۔ ان حروف کی آواز اس آواز سے مشابہ ہوتی ہے اس لئے ان کو صفیریہ کہتے ہیں۔
(۷) حروف لثویہ: یہ تین حروف ہیں۔ (۱) ظ (۲) ذ (۳) ث، لثہ مسوڑھے کو کہتے ہیں، یہ حروف قریب لثہ سے نکلتے ہیں اس لئے ان کو لثویہ کہتے ہیں۔
(۸) حروف شفویہ: یہ چار حروف ہیں (۱) ف (۲) ب (۳) م (۴) واو غیر مدہ۔ شفہ ہونٹ کو کہتے ہیں یہ حروف ہونٹ سے نکلتے ہیں۔ اس لئے ان کو شفویہ کہتے ہیں۔

صفاتِ حروف

جن کیفیات کے ساتھ حروف اپنے مخرج سے ادا ہوتے ہیں ان کیفیات کو صفات کہتے ہیں۔

صفات کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) لازمہ جو حروف سے کبھی جدا نہ ہوں۔ (۲) عارضہ جو حروف سے جدا ہو سکتی ہوں۔ صفات لازمہ سترہ ہیں۔ ان کی دو قسمیں ہیں (۱) متضادہ جس کی ضد کوئی دوسری صفت ہو۔ (۲) غیر متضادہ جس کی ضد کوئی دوسری صفت نہ ہو ان کو صفات مفردہ بھی کہتے ہیں۔

صفات متضادہ کا بیان

صفات متضادہ دس ہیں جن میں پانچ صفتیں پانچ کی ضد ہیں۔

(۱) ہمس: جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو مہموسہ کہتے ہیں۔ ایسے حروف دس ہیں۔ ف، ح، ث، ہ، ش، خ، ص، س، ک، ت، جن کا مجموعہ فحثہ شخص سکت ہے۔ اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ ان حروف کے ادا کرنے کے وقت مخرج میں ایسے ضعف کے ساتھ ٹھہرے کہ سانس جاری رہ سکے اور آواز میں کچھ پستی ہو۔

(۲) جہر: یہ ہمس کی ضد ہے۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو مجہورہ کہتے ہیں۔ مہموسہ کے علاوہ انیس حروف مجہورہ ہیں۔ ع، ظ، م، و، ز، ن، ق، ا، ر، ذ، ی، غ، ض، ج، د، ط، ل، ب، ان کا مجموعہ عظم وزن قاری ذی غض جد طلب ہے۔

(۳) شدت: جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہیں ان کو شدیدہ کہتے ہیں۔ ایسے حروف آٹھ ہیں۔ ا، ج، د، ک، ق، ط، ب، ت، ان کا مجموعہ اجدک قطبت (تجھ کو بدحزاج پاتا ہوں) ہے۔ اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ ان حروف کے ادا کرتے وقت آواز مخرج میں ایسی قوت کے ساتھ ٹھہرے کہ فوراً بند ہو جائے اور اس میں کچھ سختی ہو۔

۴۔ رخوت: یہ شدت کی ضد ہے، جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو رخوہ کہتے

ہیں۔ ایسے حروف سولہ ہیں۔ ح، ث، ہ، ش، خ، ص، ف، س، ک، ت، ز، ذ، ض، ظ، غ، ی، ف، ۔ ان

کا مجموعہ فحثہ شخص حظ شعص هزو ضغت بالفذ ہے۔

اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ ان حرف کو ادا کرتے وقت آواز مخرج میں ایسے

ضعف کے ساتھ ٹھہرے کہ آواز جاری رہے اور اس میں کچھ نرمی ہو۔

۳۔ توسط: جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو متوسطہ کہتے ہیں، ایسے حروف

پانچ ہیں۔ ل، ن، ع، م، ر۔ ان کا مجموعہ لن عمر ہے۔ اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ ان

حروف کے ادا کرتے وقت آواز مخرج میں نہ پوری طرح بند ہو اور نہ پوری طرح جاری

ہو۔

فائدہ: توسط کی کوئی علیحدہ صفت نہیں بلکہ اس میں کچھ شدت اور کچھ رخوت ہے۔ اس

لئے دونوں سے جدا نہیں یہی وجہ ہے کہ اس کو علیحدہ شمار نہیں کیا گیا۔

۵۔ استعلاء: جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو مستعلیہ کہتے ہیں ایسے حروف

سات ہیں۔ خ، ص، ض، غ، ط، ق، ظ۔ ان کا مجموعہ خص ضغط قظ ہے اس

صفت کا مطلب یہ ہے کہ ان حروف کے ادا کرتے وقت زبان کی جڑ ہمیشہ اوپر کے تالو

کی طرف اُٹھ جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ حروف موٹے ہو جاتے ہیں۔

۶۔ استفال: یہ استعلاء کی ضد ہے جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو مستفلہ

کہتے ہیں۔ ایسے حروف بائیس ہیں، ا، ن، ش، ر، ح، د، ی، ث، ع، ل، م، ک، س، و،

ف، ت، ج، ہ، ز، ء۔ ان کا مجموعہ انشر حدیث علما، سوف تجهز بقذا

ہے۔ اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ ان حروف کے ادا کرتے وقت زبان کی جڑ اوپر کے

تالو کی طرف نہیں اُٹھتی جس کی وجہ سے یہ حروف باریک رہتے ہیں۔

۷۔ اطباق: جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو مطبقہ کہتے ہیں۔ ایسے حروف چار ہیں۔ ص، ض، ط، ظ۔ اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ ان حروف کے ادا کرتے وقت زبان کا درمیانی حصہ اوپر کے تالو سے مل جاتا ہے۔

۸۔ انفتاح: یہ اطباق کی ضد ہے۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو منفتحہ کہتے ہیں۔ ایسے حروف پچیس ہیں جو مطبقہ کے علاوہ ہیں۔ ان کا مجموعہ یہ ہے۔ من اخذ وجد سعة فزكا حق له شرب غيث اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کا درمیانی حصہ اوپر کے تالو سے جدا رہتا ہے۔

۹۔ اذلاق: جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو مذلقہ کہتے ہیں۔ ایسے حروف چھ ہیں۔ ف، ر، م، ن، ل، ب۔ ان کا مجموعہ فر من لب ہے۔ اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ یہ حروف زبان اور ہونٹ کے کنارے سے بہت سہولت کے ساتھ جلدی سے ادا ہوتے ہیں۔ جیسے پھسلنے کی جگہ سے کوئی چیز بآسانی پھسل جاتی ہے۔

۱۰۔ اصمات: یہ اذلاق کی ضد ہے۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو مصمتہ کہتے ہیں۔ ایسے حروف تئیس ہیں۔ جو مذلقہ کے علاوہ ہیں۔ ان کا مجموعہ یہ ہے۔ جز غش ساخط صد ثقة اذا وعظه يحضك اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ حروف اپنے مخرج سے مضبوطی اور اعتماد کے ساتھ ادا ہوتے ہیں۔

صفات غیر متضادہ کا بیان

صفات غیر متضادہ سات ہیں۔

۱۔ صفیر: جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو صفیریہ کہتے ہیں۔ ایسے حروف تین

ہیں۔ ز، س، ص۔ اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ ان حروف کے ادا کرتے وقت سیٹی کی طرح ایک تیز آواز نکلتی ہے۔

۲۔ قلقلہ: جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے۔ ان کو حروف قلقلہ کہتے ہیں۔ ایسے حروف پانچ ہیں۔ ق، ط، ب، ج، د۔ ان کا مجموعہ قطب جد (مدار بزرگی) ہے۔ اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ ساکن ہونے کی حالت میں ان حروف کو ادا کرتے وقت مخرج کو حرکت ہوتی ہے۔

۳۔ لین: جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف لین کہتے ہیں۔ ایسے حروف دو ہیں۔ واو ساکن ماقبل مفتوح اور یاء ساکن ماقبل مفتوح۔ اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ ان کو مخرج سے ایسی نرمی کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے کہ اگر مد کرنا چاہیں تو مد ہو سکے۔

۴۔ انحراف: جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف منحرفہ کہتے ہیں۔ ایسے حروف دو ہیں۔ لام، راء۔ اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ لام کے ادا کرنے میں آواز زبان کے کنارے کی طرف اور راء کے ادا کرنے میں آواز زبان کی پیٹھ کی طرف مائل ہو جائے مگر اس کا لحاظ رکھا جائے کہ لام کے بجائے راء اور راء کے بجائے لام نہ ہونے پائے۔

۵۔ تکریر: جس حرف میں یہ صفت پائی جاتی ہے اس کو حرف مکرر کہتے ہیں اور یہ صرف ایک حرف راء ہے۔ اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ اس کے ادا کرتے وقت زبان میں رعشہ ہوتا ہے۔ اس لئے آواز میں تکرار کی مشابہت ہوتی ہے اور یہ مطلب نہیں کہ اس میں تکرار ظاہر کیا جائے۔ اس سے بچنا چاہئے۔ خواہ راء مشدد ہو یا مخفف۔

۶۔ تفشی: جس حرف میں یہ صفت پائی جاتی ہے اس کو حرف متفشی کہتے ہیں اور یہ صرف ایک حرف شین ہے۔ اس صفت کا مطلب یہ ہے اس کے ادا کرتے وقت آواز منہ کے اندر پھیل جاتی ہے۔

۷۔ استطالت: جس حرف میں یہ صفت پائی جاتی ہے اس کو حرف مستطیل کہتے ہیں اور یہ صرف ایک حرف ضاد ہے۔ اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ اس کے ادا کرتے وقت شروع مخرج سے آخر مخرج تک آواز کا امتداد رہتا ہے یعنی پورے مخرج کے ساتھ آواز جاری رہتی ہے۔ اسی وجہ سے آواز طویل ہو جاتی ہے۔ اس میں دیر تک آواز کو قصداً چکر دینا، یا اس کو دال پُر یا ظاء پڑھنا درست نہیں بلکہ اس کا جو اصلی مخرج ہے اسے صفات کی رعایت کرکے ادا کیا جائے تو ان شاء اللہ تعالیٰ ضاد صحیح ادا ہو جائے گا۔ لیکن اس کی صحت کسی ماہر قاری سے ضرور کرنی چاہئے اسی طرح دوسرے حروف کی صحت بغیر کسی ماہر استاذ کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس کا بہت اہتمام کرنا چاہئے۔ محض عقل سے اس کو حاصل کرنا حماقت ہے جو چیز نقل پر موقوف ہے وہ صرف عقل سے کیسے حاصل کی جا سکتی ہے۔

صفات عارضہ

واضح ہو کہ صفات عارضہ تمام حروف میں نہیں پائی جاتیں صرف آٹھ حروف میں مختلف حالتوں میں پائی جاتی ہیں۔ وہ آٹھ حروف یہ ہیں۔ لام، راء، میم، ساکن و مشدد، نون ساکن و نون تنوین کو بھی شامل ہے۔ ہمزہ، الف ماقبل مفتوح واو ساکن ماقبل مضموم یا ساکن ماقبل مکسور، ان کا مجموعہ یہ ہے "اویرملان"

اب ہر حرف کے اس قسم کی صفات کی تفصیل کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔

لام کے قاعدے

لفظ اللہ کے لام سے پہلے اگر زبر پیش ہو تو اس لام کو پُر پڑھیں گے، اور اگر اس سے پہلے زیر ہو تو باریک پڑھیں گے، پُر پڑھنے کو تفخیم اور باریک پڑھنے کو ترقیق کہتے ہیں پُر پڑھنے کی مثال جیسے من اللہ باریک پڑھنے کی مثال جیسے للہ۔

اللہ کے لام کے علاوہ اور کوئی لام پُر نہیں پڑھا جاتا اس کا لحاظ رکھنا چاہئے اس میں اکثر لوگ غلطی کرتے ہیں۔

را کے قاعدے

۱) اگر را مخفف یا مشدد پر زبر یا پیش ہو تو اس را کو پُر پڑھیں گے جیسے ربنا امرنا، سرا، ضرّ۔

۲) را مخفف یا مشدد پر زیر ہو تو را باریک پڑھیں گے جیسے الفرغ، بالبرّ۔

۳) را ساکن یا اس سے پہلے زبر یا پیش ہو تو اس را کو پُر پڑھیں گے جیسے فرہنۃ تہرزقون۔

۴) را ساکن سے پہلے کسرہ اصلی اسی میں ہو اور را کے بعد اسی فعل میں حروف مستعلیہ میں سے کوئی حرف نہ ہو تو ایسی را کو باریک پڑھیں گے جیسے اغفر۔

۵) را ساکن سے پہلے کسرہ عارضی ہو تو را کو پُر پڑھیں گے جیسے ارجعوا اس میں ہمزہ پر زیر عارضی ہے اس لئے را کو پُر پڑھیں گے۔

۶) اگر را ساکن ایک لفظ میں ہو اور اس سے پہلے زیر علیحدہ میں ہو تو را کو پُر پڑھیں گے جیسے ام ارتابوا، رب ارجعون اس میں را علیحدہ ہے اور ارز ف ہو علیحدہ ہے اسی

طرح ضوب اور لو جعون علیحدہ علیحدہ ہیں اس لئے راپُر پڑھیں گے۔

۷) اگر ساکن کے بعد کسرہ ہو تو را کے بعد اسی قُل میں حروف مستعلیہ خص ضغط قظ میں سے کوئی حرف آجائے تو راپُر پڑھیں گے جیسے قِرْطاس، مِرْصاد، فِرْقَة لیکن فِرق میں بعض قاریوں کے نزدیک ترقیق یعنی راء کو باریک پڑھنا بھی جائز ہے۔

جیسے اَنْذِرْ قَوْمَكَ میں را کے بعد اگرچہ قاف ہے جو حروف مستعلیہ میں سے ہے لیکن پھر بھی راء کو باریک پڑھیں گے کیونکہ جس کلمہ میں را ہے وہ علیحدہ کلمہ ہے اور جس کلمہ میں قاف ہے وہ علیحدہ کلمہ ہے۔

۸) اگر را ساکن کا ماقبل بھی ساکن ہو اور وہ یا نہ ہو تو اس ساکن سے پہلے زبر یا پیش ہو تو پُر پڑھیں گے، اور زیر ہو تو باریک پڑھیں گے ایسی صورت وقف کی حالت میں ہوتی ہے جیسے لَیْلَةُ الْقَدْرِ، بِحُکْمِ الْعَشْرِ، میں را کو پُر پڑھیں گے۔ اور ذِی الذِّکْرِ میں باریک پڑھیں گے۔

۹) اگر را ساکن سے پہلے والا ساکن حرف یا ہے تو ہر حالت میں را کو باریک پڑھیں گے خواہ یا سے پہلے کوئی حرکت ہو جیسے خَیْرٌ، خَبِیْرٌ.

تنبیہ ا۔ لفظ مِصْر اور عَیْنَ الْقِطْرِ میں وقف کی حالت میں قاعدے کے مطابق را کو باریک ہونا چاہئے کیونکہ وقف میں را ساکن ہو جائے گی اور اسکا ماقبل بھی ساکن ہے اور اس سے پہلے زیر ہے، مگر قاریوں نے ان دونوں لفظوں میں را کو باریک اور پُر دونوں طرح پڑھا ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ ایسی حالت میں خود را کی حرکت کا اعتبار کیا جائے البتہ امِصْرَ میں تفخیم اولیٰ ہے کیونکہ را پر زبر ہے اور القطر میں ترقیق اولیٰ ہے کیونکہ را پر زیر ہے۔

۹۔ سورۃ والفجر میں اذا یسر پر جب وقف کریں تو قاعدے کے مطابق را کو پُر پڑھنا چاہئے کیونکہ وقف کی حالت میں را ساکن ہو جائے گی اس کا ماقبل ساکن ہے اس لئے اس سے پہلے والے حرف کو دیکھا جائے گا اور اس پر زبر ہے مگر ضعیف روایت میں بعض قاریوں کے نزدیک باریک پڑھنے کو لکھا ہے۔

۱۰۔ قرآن پاک کے اندر صرف ایک جگہ بسم اللہ مجرھا میں را پر امالہ ہے اس میں را کو باریک پڑھیں گے اس کے پڑھنے کا طریقہ ایسا ہے جیسے دورے کی را کا۔

فائدہ: را مکسور اور مضموم پر اگر روم کیا جائے تو را کے پُر اور باریک پڑھنے میں خود را کی حرکت کا اعتبار ہوگا، اگر را پر پیش ہو تو پُر پڑھیں گے جیسے مُسْتَمِرٌّ اور اگر را پر زیر ہو تو باریک پڑھیں گے جیسے وَالْفَجْرِ

تنبیہ: روم حرف مکسور اور مضموم پر ہوتا ہے مفتوح پر نہیں ہوتا، روم میں حرف کو ساکن نہیں پڑھا جاتا بلکہ اس پر جو حرکت ہوتی ہے اس کو بہت خفیف طور پر ظاہر کیا جاتا ہے اس کا پورا بیان آئندہ آئے گا انشاءاللہ۔

میم مشدد کا قاعدہ

میم مشدد کا ایک حکم ہے اور وہ غنہ کے معنی ہیں ناک میں آواز لے جانا جیسے ثُمَّ اس کو حرف غنہ کہتے ہیں۔ غنہ کی مقدار ایک الف کے برابر ہے۔

میم ساکن کے قاعدے

میم ساکن کے تین قاعدے ہیں۔ (۱) ادغام، (۲) اخفاء، (۳) اظہار۔ ایک حرف میں ادغام، ایک حرف میں اخفاء، چھبیس میں اظہار اب ہر ایک کا قاعدہ بیان کیا

جاتا ہے۔

(۱) میم ساکن کے بعد اگر میم آجائے تو ادغام ہوگا۔ جیسے وَهُمْ مُهْتَدُوْنَ اس کو ادغام صغیر مثلین کہتے ہیں۔

تنبیہ: اس صورت میں میم مشدد کی طرح غنہ ہوگا۔

(۲) میم ساکن کے بعد با آوے تو اخفاء ہوگا۔ جیسے مَنْ يَعْتَصِمْ بِاللّٰهِ اس کو اخفاء شفوی کہتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ دونوں ہونٹوں کے خشک والے حصہ کو نرمی کے ساتھ ملا کر ایک الف کی مقدار کھینچ کر خیشوم سے میم کو ادا کیا جائے اور ہونٹوں کے کھلنے سے پہلے ہی تری والے حصہ کو سختی کے ساتھ ملا کر باء کو ادا کیا جائے۔

تنبیہ: اس میں بھی میم مشدد کی طرح غنہ ہوگا۔

(۳) میم ساکن کے بعد میم اور باء کے علاوہ باقی چھبیس حرفوں میں سے کوئی حرف آئے تو اظہار ہوگا جیسے اکرمت اس کو اظہار شفوی کہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ میم کو اپنے مخرج سے بلا غنہ ظاہر کیا جائے گا۔

نون مشدد کا قاعدہ

میم مشدد کی طرح اس کا بھی صرف ایک حکم ہے اور وہ غنہ ہے جیسے اِنَّ اس کو بھی حرف غنہ کہتے ہیں۔

نون ساکن اور تنوین کے قاعدے

نون ساکن اور تنوین کے چار حکم ہیں۔ (۱) اظہار (۲) ادغام (۳) اقلاب (۴) اخفاء چھ حرفوں میں اظہار۔ چھ حرفوں میں ادغام۔ ایک میں قلب اور پندرہ حرفوں میں اخفاء

اب ہر ایک کا قاعدہ بیان کیا جاتا ہے۔

۱۔ نون ساکن اور تنوین کے بعد اگر حروف حلقی ح، خ، ع، غ، ء، ہ۔ میں سے کوئی حرف آجائے تو نون کا اظہار ہوگا۔ یعنی نہ غنہ ہوگا اور نہ آواز ناک میں لے جائیں گے۔ ہر ایک کی مثال ترتیب وار لکھی جاتی ہے۔ پہلے نون ساکن کی پھر تنوین کی جیسے وَانۡحَرۡ، وَالۡمُنۡخَنِقَةُ اَنۡعَمۡتَ، فَسَيُنۡغِضُوۡنَ، مَنۡ اٰمَنَ، مِنۡ هُمۡ عَلِيۡمٌ، حَكِيۡمٌ، يَوۡمَئِذٍ، خَاشِعَةٌ، سَمِيۡعٌ، عَلِيۡمٌ، مِنۡ مَّآءٍ غَيۡرِ اٰسِنٍ، اٰلِهَةً اِلَّا اللّٰهِ، جَنّٰتٍ هُمۡ۔

۲۔ نون ساکن اور تنوین کے بعد اگر حروف یرملون یعنی ی، ر، م، ل، و، ن۔ میں سے کوئی حرف آجائے تو ادغام ہوگا، چار حرفوں میں ادغام غنہ کے ساتھ ہوگا اور "میں بغیر غنہ"۔

جن چار حرفوں میں ادغام غنہ کے ساتھ ہوتا ہے وہ ی، ر، ن، و، ہیں ان کا مجموعہ ینمو ہے ہر کی مثال ترتیب وار لکھی جاتی ہے۔ مَنۡ يَّقُوۡلُ، مَنۡ نَّاصِرٍ، مِنۡ مَّالٍ، مِنۡ وَّالٍ، لِقَوۡمٍ يُّوۡقِنُوۡنَ، حِطَّةٌ نَّغۡفِرۡ لَكُمۡ، صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ، جَنّٰتٍ وَّعُيُوۡنٍ۔

جن دو حرفوں میں ادغام بلا غنہ ہوتا ہے۔ وہ راء، اور ل ہیں۔ ہر ایک کی مثال جیسے مِنۡ رَّبِّهِمۡ، مِنۡ لَّدُنۡهُ، هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَ، غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ

تنبیہ: ساکن اور تنوین کا ادغام اس وقت ہوتا ہے جب مدغم اور مدغم فیہ علیحدہ علیحدہ کلموں میں ہوں جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں ہے اور اگر مدغم اور مدغم فیہ دونوں ایک ہی کلمہ میں ہوں تو پھر اظہار الحاظ واجب ہوگا۔ اس کو اظہار مطلق کہتے ہیں۔ جیسے دُنۡيَا، قِنۡوَانٌ، صِنۡوَانٌ، بُنۡيَانٌ تمام قرآن پاک میں اس قاعدہ کے یہی چار الفاظ ہیں۔

۳۔ نون ساکن اور تنوین کے بعد اگر با آئے تو نون ساکن اور تنوین کو میم سے بدل کر پڑھا جائے گا، اور اس میم میں بھی غنہ اور اخفاء ہوگا، اصطلاح میں اسے قلب کہتے

ہیں۔ جیسے مِنْ بَعْدِ، خَبِيْرٌ بَصِيْرٌ

تنبیہ: تنوین کے بعد اگر حرف ساکن ہو تو تنوین والے کلمہ پر صرف ایک حرکت رہے گی اور دوسری حرکت کو نون مکسور سے بدل کر ساکن سے ملادیں گے جیسے خَيْرًا الْوَصِيَّةُ، فَخُوْرٌ الَّذِيْنَ، نُوْحٌ ابْنَهٗ اس چھوٹی سے نون کو نون قطنی کہتے ہیں۔

۳۔ نون ساکن اور تنوین کے بعد اگر ان پندرہ حرفوں میں سے کوئی حرف آئے تو غنہ کے ساتھ اخفاء ہوگا۔ وہ حروف یہ ہیں۔ ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ف، ق، ک۔ ترتیب وار ہر ایک کی مثال لکھی جاتی ہے، پہلے نون ساکن پھر تنوین کی جیسے۔

اَنْتُمْ، اُنْثٰى، اَنْجَيْنَا، اَنْدَادًا، لِيُنْذِرَ، اَنْزَلَ، تَنْسَوْنَ، اَنْشَاَ، يَنْصُرُوْنَ، مَنْضُوْدٍ، اَنْطَقَ، يَنْظُرُوْنَ، اَنْفُسَكُمْ، يَنْقُضُوْنَ، مِنْكُمْ، جَنّٰتٍ تَجْرِيْ، ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ، كَاْسًا دِهَاقًا، بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ، مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ، قَوْلًا سَدِيْدًا، صَبَّارٍ شَكُوْرٍ، عَمَلًا صَالِحًا، قُوَّةٍ ضَعْفًا، حَيٰوةً طَيِّبَةً، ظِلًّا ظَلِيْلًا، بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ، رِزْقًا قَالُوْا، رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ○ اس اخفاء کے ادا کرنے کی شکل وہی ہوتی ہے جو اردو میں اونٹ، بانس، کنواں وغیرہ کی۔ لیکن بغیر ماہر استاذ کے ادائیگی مشکل ہے۔

فائدہ: حروف اخفاء ان اشعار میں جمع ہیں آسانی کے واسطے لکھے جاتے ہیں۔

پندرہ حرفوں میں تم اخفاء کرو — مجھ سے سن لو ان کی تم تفصیل کو

تا ثا جیم و دال و ذال و زا — سین و شین و صاد و ضاد و طا و ظا

فا و قاف و کاف ہیں یہ پندرہ — اس کو اخفاء حقیقی ہے لکھا

☆☆☆

ہمزہ کے قاعدے

۱۔ جب دو ہمزہ جمع ہوں اور پہلا متحرک ہو اور دوسرا ساکن ہو تو ہمزہ ساکن کو ماقبل کی حرکت کے موافق علت سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے اٰمَنَ، اُوْمِنَ، اِیْمَانًا کہ اصل میں ءَاْمَنَ، اُءْمِنَ، اِءْمَانًا تھا۔

۲۔ جب دو ہمزہ متحرک جمع ہوں اور دونوں قطعی ہوں تو تحقیق ہوگی۔ یعنی ہمزہ کو اپنے مخرج سے مع صفت شدت کے ادا کیا جائے گا۔ مگر ءَاَعْجَمِیٌّ جو سورہ حٰم سجدہ میں ہے، اس میں بجائے تحقیق کے تسہیل ہوگی۔ یعنی ہمزہ کو ہمزہ کے درمیان اور اس حرف علت کے درمیان پڑھا جائے گا جو ہمزہ کی حرکت کے موافق ہے۔ پس مثال مذکورہ میں نہ بالکل ہمزہ پڑھیں گے اور نہ الف۔ بلکہ ان دونوں کے درمیان درمیان پڑھیں گے۔

۳۔ اگر پہلا ہمزہ استفہام کا ہو اور دوسرا ہمزہ وصلی ہو اور مفتوح ہو تو دوسرے ہمزہ میں تسہیل اور ابدال دونوں جائز ہیں۔ مگر ابدال اولیٰ ہے۔ یعنی ہمزہ کو حرف علت سے بدل کر پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ قرآن پاک میں اس قاعدہ کے صرف تین لفظ ہیں۔ (۱) آلْئٰنَ (۲) آللّٰہُ (۳) ءَالذَّکَرَیْنِ۔

۴۔ اگر پہلا ہمزہ استفہام کا ہو اور دوسرا ہمزہ وصلی ہو اور مفتوح نہ ہو تو دوسرا ہمزہ حذف کر دیا جائے گا۔ جیسے اَفْتَرٰی، اَصْطَفٰی کہ اصل میں ءَ اِفْتَرٰی اور ءَ اِصْطَفٰی تھا۔

فائدہ: سورہ حجرات کے اندر بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ میں اَلْاِسْمُ کے لام کے آگے اور پیچھے جو دو ہمزہ الف کی شکل میں لکھے ہیں ان کو بالکل نہ پڑھا جائے گا۔ اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بِئْسَ کو الگ پڑھا جائے گا۔ اور لِاسْمُ کے لام کو زیر دے کر

سین سے اور میم کو پیش دے کر اگلے لام سے ملا دیا جائے گا۔

تنبیہ: ہمزہ کے باقی قاعدے بڑی کتابوں میں ملاحظہ کئے جائیں۔

الف واو یا کے قاعدے

الف ساکن ماقبل مفتوح، واو ساکن ماقبل مضموم، یاء ساکن ماقبل مکسور کو حروف مدہ کہتے ہیں، کھڑا زبر، کھڑا زیر، الٹا پیش بھی حروف مدہ میں داخل ہیں، مذکورہ کے قاعدوں میں بجائے اتنے طویل نام کے صرف مدہ لکھا جائے گا چونکہ ان تینوں حرفوں میں مد ہوتا ہے اس لئے ان کو مدہ کہتے ہیں۔

اقسام

مد کی دو قسمیں ہیں۔ مد اصلی۔ فرعی۔

مد اصلی: جو کسی سبب پر موقوف نہ ہو اور حرف مدہ کی جو اصلی مقدار ہے اسی قدر پڑھا جائے، یعنی الف کو دو زبر اور واو کو دو پیش اور یا کو دو زیر کے برابر پڑھنا۔ مد اصلی کو مد ذاتی اور مد طبعی بھی کہتے ہیں۔

مد فرعی: جو کسی سبب پر موقوف ہو اور اسکے دو سبب ہیں۔

(۱) ہمزہ (۲) سکون۔ مد فرعی کی چھ قسمیں ہیں۔

مد متصل: اسکو مد واجب بھی کہتے ہیں۔ مد منفصل: اسکو مد جائز بھی کہتے ہیں۔

مد لازم کلمی مثقل: مد لازم کلمی مخفف۔ مد لازم حرفی مثقل۔ مد لازم حرفی مخفف۔ مد لازم لین۔ مد عارض لین، مد وقفی، مد متصل وقفی، مد لازم وقفی۔

مد متصل: حرف مد کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں ہو جیسے جَآءَ، جِیْٓءَ، سُوْٓءَ، اَنْشَاَ، فِی

اَنْتُمْ بِحُکْمِ۔
منفصل: حرف مد کے بعد دوسرے کلمہ میں حرف مد ہو جیسے مَا اُنْزِلَنَا، قَالُوْٓا اٰمَنَّا فِیْٓ
مد
اَنْتُمْ بِحُکْمِ۔
مد لازم کلمی مثقل: حرف مد کے بعد اسی کلمہ میں حرف مشدد ہو جیسے ضَآلِّیْنَ جس کا
سکون اصلی ہو۔ یعنی وقف کی وجہ سے ہو جیسے الْـٰٓنَ
مد لازم حرفی مثقل: حرف مد کے بعد حروف مقطعات میں سے کوئی مشدد حرف ہو جیسے
الٓمّٓ کے لام میں
الٓمّٓ جو آل عمران میں ہے اس میں وقف کی حالت میں مد ہوگا۔ لفظ اللہ سے ملا
کر پڑھنے کی حالت میں اختیار ہے خواہ مد کرے یا نہ کرے مگر ملانے کی حالت میں میم
مشدد نہ ہوگی۔
مد لازم حرفی مخفف: حرف مد کے بعد حروف مقطعات میں سے کوئی ساکن ہو جیسے۔
صٓ، قٓ، نٓ
مد لازم لین: تین حرفی مقطعات میں بیچ کا حرف بجائے مدہ کے لین ہو یعنی حرف علت
ساکن ہو اور ماقبل کی حرکت اس کے موافق نہ ہو۔ جیسے کٓھٰیٰعٓصٓ میں ع ہے۔ اس
میں مد کرنا اولیٰ ہے اور نہ کرنا بھی جائز ہے۔
مد عارض لین: حرف لین کے بعد کوئی حرف ساکن ہو وقف کی وجہ سے جیسے وَالصَّیْفْ
میں یا اور خَوْفْ میں واو اگر وقف نہ کیا جائے تو مد نہ ہوگا۔
مد وقفی: حرف مد کے بعد کوئی حرف ساکن ہو وقف کی وجہ سے جیسے یَوْمِ الدِّیْنْ میں یاء
اور یَعْلَمُوْنْ میں واو۔

سا کن ہو جائے جیسے تَشَآءُ

...متصل وجھی: مد متصل کا ہمزہ وقف کی وجہ سے ساکن ہو جائے جیسے تَشَآءُ

...لازم وجھی: حرف مد کے بعد دو سبب، سکون لازم اور سکون عارض جمع ہو جیسے جَآنٌّ

...کدہ: مد لازم کے تمام اقسام میں صرف طول ہے۔

...مد عارض لین اور مد وجھی میں طول، توسط، قصر تینوں جائز ہیں مگر عارض لین میں سب

...سے بہتر قصر پھر وسط پھر طول۔ اور مد وجھی میں سے بہتر طول ہے پھر توسط پھر قصر۔ طول

...تین الف کے برابر، توسط دو الف کے برابر، قصر ایک الف کے برابر کھینچنے کو کہتے ہیں۔

...مد متصل اور مد منفصل کی مقدار میں کئی قول ہیں۔ (۱) دو الف، (۲) ڈھائی الف

(۳) تین الف (۴) چار الف۔ بعض نے مد متصل کی مقدار پانچ الف تک بیان کی ہے،

...لیکن اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ جس مد کی جو مقدار شروع میں اختیار کی جائے وہی آخر

...تک ہے اسی طرح اس کا لحاظ ہے کہ منفصل کی مقدار مد متصل سے زیادہ نہ ہونے پائے۔

...اگر الف اور واو مدہ سے پہلے حروف مستعلیہ میں سے کوئی حرف ہو یا رائے یا لام پُر ہو

...تو الف اور واو کو بھی پُر پڑھا جائے گا۔

ادغام کا بیان

ایک حرف کو دوسرے حرف میں ملا کر مشدد پڑھنے کو ادغام کہتے ہیں۔ پہلے حرف

...کو مدغم اور دوسرے کو مدغم فیہ کہتے ہیں۔ ادغام کی ضد اظہار ہے۔ ادغام کی تین قسمیں ہیں

...ادغام مثلین: ایسے دو حروف جمع ہوں جو مخرج اور صفات دونوں میں متفق ہوں جیسے

...اِذْهَبْ بِكِتَابِي، قُلْ لَكُمْ

...ادغام متجانسین: ایسے دو حروف جمع ہوں جو مخرج میں متفق ہوں اور صفات میں

مختلف ہوں جیسے لَقَدْ تَّقَطَّعَ، قَدْ تَّبَيَّنَ

۳۔ ادغام متقاربین: ایسے دو حروف جمع ہوں جو مخرج اور صفات میں مختلف ہوں جیسے

قُلْ رَّبِّ، بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ یہ ادغام جائز ہے واجب نہیں۔

پھر ادغام کی دو قسمیں ہیں، صغیر، کبیر

۴۔ ادغام صغیر: جس حرف کا ادغام کیا جائے وہ پہلے سے ہی ساکن ہو جیسے اِذْ ذَّهَبَ

۵۔ ادغام کبیر: جس حرف کا ادغام کیا جائے وہ متحرک ہو بعد میں ساکن کر کے ادغام کیا

جائے جیسے فِيْهِ هُدىً

ادغام کبیر سب قاریوں کے یہاں نہیں ہوتا۔ چنانچہ ہمارے امام حفصؒ جن کی

قرأت ہندوستان میں مروج ہے وہ بھی یہ ادغام نہیں کرتے۔

ادغام صغیر کی دو قسمیں ہیں۔ تام، ناقص۔

ادغام صغیر تام: وہ ادغام ہے جس میں پہلے حرف کو بالکل دوسرے حرف کی طرح کرلیا

جائے جیسے۔ وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ میں تا کا طا میں ادغام۔

ادغام صغیر ناقص: وہ ادغام ہے جس میں پہلے حرف کو بالکل دوسرے کی طرح نہ کیا جائے

بلکہ پہلے حرف کی بھی کوئی صفت باقی رہے۔ جیسے مَنْ يَّقُوْلُ میں نون کا یا میں ادغام۔

فائدہ: لام تعریف کا ادغام حروف شمسیہ میں ہوتا ہے، حروف قمریہ میں نہیں ہوتا۔ حروف

شمسیہ یہ ہیں:

لام تعریف کا ادغام حروف شمسیہ میں ہوتا ہے، حروف قمریہ میں نہیں ہوتا حروف

شمسیہ یہ ہیں:

طب (۱) ثم، صل، رحما، تفز، ضف، ذا نعم، دع (۲) سوء، ظن،

زز، خـرنفا، للکرم اس شعر میں کے ہر لفظ کا پہلا حرف لیا جائے۔ حروف قمریہ یہ
ہیں۔ ابغ حجک وخف عقیمہ (۳)۔

موانعِ ادغام

ان صورتوں میں ادغام نہ کیا جائے گا۔

۱۔ پہلا حرف تاء ہو مضموم ہو جیسے کُنْتُ تُرٰبًا.

۲۔ پہلا حرف تاء مفتوح ہو جیسے اَنْتَ تُکْرِهُ، کُنْتَ تَاوِیًا.

۳۔ پہلے حرف پر تنوین ہو جیسے وَاسِعٌ عَلِیْمٌ.

۴۔ پہلے حرف پر تشدید ہو جیسے فَتَمَّ مِیْقَاتُ.

۵۔ پہلے لفظ سے کوئی حرف ساقط ہو گیا ہو لیکن یہ صورت اگر مثلین میں ہو یعنی پہلے حرف کے بعد اسی جیسا دوسرا حرف ہو تو ادغام بھی جائز ہے جیسے یَبْتَغِ، غَیْرَ الْاِسْلَامِ، یَخْلُ لَکُمْ، وَاِنْ یَکُ کَاذِبًا.

۶۔ پہلا حرف مدہ ہو جیسے وَمَا تُوْزَعُمْ، فِیْ یُوْسُفَ.

۷۔ پہلا حرف حلقی ہو خواہ دوسرا بھی ہو یا نہ ہو جیسے فَاصْفَحْ عَنْهُمْ، لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا

البتہ اس صورت میں اپنے مثل میں ادغام ہو گا، جیسے مَالِیَهْ هَلَکَ

فائدہ

صفات متضادہ میں سے پانچ صفتیں قوی ہیں۔ (۱) جہر (۲) شدت (۳) استعلاء (۴) اطباق (۵) اصمات۔ باقی ضعیف ہیں۔

صفات غیر متضادہ سوائے لین کے سب قوی ہیں۔ پس جس حرف میں جتنی صفات قوی ہوں گی اتنا ہی وہ حرف قوی ہوگا اور جتنی صفات ضعف کی ہوں گی اتنا ہی حرف ضعیف ہوگا۔

اقوی حروف: ط، ض، ظ، ق، مجموعہ طض ظق

نقشہ صفات حروف

اسمائے حروف	صفات لازمہ		صفات عارضہ
	عشرہ متضادہ	سبعہ غیر متضادہ	
ا	مجہورہ، رخوہ، مستفلہ، منفتحہ، مصمتہ	مدیہ	مدیہ، ممالہ، مرققہ، مفخمہ
ب	مجہورہ، شدیدہ، مستفلہ، منفتحہ، مذلقہ	مقلقلہ	مماثلین مدغمہ، مرققہ، مدغمہ بالتجانس
ت	مہموسہ، شدیدہ، مستفلہ، منفتحہ، مصمتہ		مماثلین مدغمہ، مرققہ، مدغمہ بالتجانس
ث	مہموسہ، رخوہ، مستفلہ، منفتحہ، مصمتہ		مرققہ، مدغمہ بالتجانس

ص	مہموسہ، رخوہ، مستعلیہ، مطبقہ، مصمتہ	صفیریہ	مفخمہ
ض	مجہورہ، رخوہ، مستعلیہ، مطبقہ، مصمتہ	مستطیلہ	مفخمہ
ط	مجہورہ، شدیدہ، مستعلیہ، مطبقہ، مصمتہ	مقلقلہ	مفخمہ
ظ	مجہورہ، رخوہ، مستعلیہ، مطبقہ، مصمتہ		مفخمہ
ع	مجہورہ، متوسطہ، مستفلہ، منفتحہ، مصمتہ		مرققہ
غ	مجہورہ، رخوہ، مستعلیہ، منفتحہ، مصمتہ		مفخمہ
ف	مہموسہ، رخوہ، مستفلہ، منفتحہ، مذلقہ		مرققہ
ق	مجہورہ، شدیدہ، مستعلیہ، منفتحہ، مصمتہ	مقلقلہ	مفخمہ، مدغمہ بالتقارب
ک	مہموسہ، شدیدہ، مستفلہ، منفتحہ، مصمتہ		مرققہ

ل	مجہورہ، متوسطہ، مستفلہ، منفتحہ، مذلقہ	منحرفہ	مغلظہ، مدغمہ بالتقارب
م	مجہورہ، متوسطہ، مستفلہ، منفتحہ، مذلقہ	مغناۃ	مرققہ، مدغمہ مخفاۃ اصلا فی میم الجمع وسکونہ
ن	مجہورہ، متوسطہ، مستفلہ، منفتحہ، مذلقہ	مغناۃ	مرققہ، مخفاۃ، مدغمہ بالتقارب
و	مجہورہ، رخوہ، مستفلہ، منفتحہ، مصمتہ	مدیہ لینیہ	مرققہ، مدیہ
ہ	مہموسہ، رخوہ، مستفلہ، منفتحہ، مصمتہ		مرققہ اصلا فی ہاء الضمیر وسکونہ
ء	مجہورہ، شدیدہ، مستفلہ، منفتحہ، مصمتہ		مرققہ، مسہلہ
ی	مجہورہ، رخوہ، مستفلہ، منفتحہ، مصمتہ	مدیہ لینیہ	مرققہ، مدیہ

قوی حروف: ج، د، ص، غ، ر، مجموعہ جد صغر

متوسط حروف: ت، ا، ب، خ، ذ، غ، ک، ۃ، مجموعہ تاب تخذغک

ضعیف حروف: س، ش، ل، و، ی۔ مجموعہ سش لوی

اضعف حروف: ث، ح، ن، م، ف، و۔ مجموعہ ثح نم فہ

وقف کا بیان

تعریف وقف: وقف کے لغوی معنی کسی چیز سے رک جانا اور اصطلاح قراء میں اخیر کلمہ غیر موصولہ پر سانس اور آواز کو توڑنا۔

اقسام وقف: چار قسمیں ہیں (۱) اختیاری (۲) اضطراری (۳) انتظاری (۴) اختباری

وقف اختیاری: وہ وقف ہے جو بالقصد کیا جائے جیسے استراحت کی غرض سے ہو۔

وقف اضطراری: وہ وقف جو بلا قصد کیا جائے جیسے سانس ٹوٹ جانے کی وجہ سے یا بھول جانے سے یہ وقت ہر کلمہ مقطوعہ پر ہو سکتا ہے۔

وقف انتظاری: وہ وقف ہے جو بالقصد کسی کلمہ پر اختلاف روایت کے جمع کرنے کی غرض سے کیا جائے جیسے وَاٰثَرَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا پر وقف اسلئے کیا جائے تاکہ سب روایتوں کو پورا کرے۔

وقف اختباری: وہ وقف ہے جو کسی کلمہ پر کیفیت (کیفیت وقف جیسے بالاسکان، وقف بالاشمام، وقف بالروم وقف بالابدال۔ محل وقف، جیسے وقف تام، وقف کافی، وقف حسن، وقف قبیح) وقف یا محل وقف سمجھنے کی غرض سے کیا جائے۔

اقسام محل وقف

اس کی چار قسمیں ہیں (۱) وقف تام (۲) وقف کافی (۳) وقف حسن (۴) وقف قبیح۔ یہ چاروں قسمیں وقف اختیاری کی ہیں۔

لفظی تعلق
وقف تام: وہ وقف ہے کہ لفظ موقوف علیہ جس پر وقف کیا جائے کا مابعد سے نہ لفظی تعلق
ہو اور نہ معنوی جیسے اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
وقف کافی: وہ وقف ہے کہ لفظ موقوف علیہ کا مابعد سے لفظی تعلق نہ ہو معنوی تعلق ہو جیسے
مثلاً: فَھُمْ یُنْفِقُوْنَ اور اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ وغیرہ
وقف حسن: وہ وقف ہے کہ لفظ موقوف علیہ کا مابعد سے لفظی تعلق ہو جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پر وقف کیا جائے۔
وقف قبیح: وہ وقف ہے کہ لفظ موقوف علیہ کا مابعد سے لفظی اور معنوی تعلق ہو جیسے
مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ میں مٰلِکِ پر وقف کیا جائے۔
حکم: وقف تام اور وقف کافی میں وقف کرنے کے بعد اعادہ کی ضرورت نہیں بلکہ بعد
والے کلمہ سے ابتداء کیا جائے۔
وقف حسن اور وقف قبیح میں وقف کرنے کے بعد اعادہ ضروری ہے، یعنی جس
لفظ پر اس قسم کا وقف کیا جائے اس کو پھر سے پڑھنا چاہئے۔

کیفیت وقف باعتبار ادا

اس کی چار قسمیں ہیں وقف بالاسکان۔ وقف بالابدال وقف بالروم وقف
بالاشمام۔
وقف بالاسکان: حرف موقوف علیہ متحرک کو ساکن پڑھنا۔ جیسے یَوْمِ الدِّیْنِ
یہ وقف زبر زیر پیش تینوں حرکتوں میں ہوتا ہے، خواہ حرکت اصلی ہو یا عارضی۔
وقف بالابدال: حرف موقوف علیہ کے دو زبر کو الف سے اور تا مدورہ کو ہاء ساکن سے

بدل کر پڑھنا چاہئے۔ جیسے نِسَاءٌ خَاشِعَةٌ

وقف بالروم: حرف موقوف علیہ کی حرکت کو اس قدر ضعیف اور ہلکا پڑھنا کہ صرف قریب والا سن کر اس کی حرکت کو معلوم کر سکے۔

جیسے یَوْمِ الدِّیْنِ - نَسْتَعِیْنُ

یہ وقف زیر اور پیش میں ہوتا ہے اور کا اندازہ تہائی حرکت ہے۔

وقف بالاشمام: حرف موقوف علیہ مضموم کو ساکن کرتے ہوئے ہونٹوں سے ضمہ کا اشارہ کرنا۔ جیسے نَسْتَعِیْنُ یہ وقف صرف پیش میں ہوتا ہے۔

تنبیہ

سکون اصلی، حرکت عارضی، میم جمع، تاء تانیث، ہاء سکتہ میں روم اور اشمام جائز نہیں۔

ترتیب وار ہر ایک کی مثال لکھی جاتی ہے۔ جیسے فَلَا تَنْهَرْ کی راء، وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ کا عین، عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ کی میم وَرَحْمَةٌ کی تاء، جو وقف میں ہاء ہو گئی ہے۔ لَمْ يَتَسَنَّهْ کی ہاء سکتہ۔

۲۔ جس کلمہ پر تنوین ہو وہاں روم جائز ہے۔ مگر روم کی حالت میں تنوین ظاہر نہ ہو گی۔

۳۔ حرف مشدد پر وقف کی حالت میں روم اور اشمام دونوں ہی جائز ہیں

۴۔ سورۂ یوسف میں لَا تَأْمَنَّا کے نون میں ادغام کے ساتھ اشمام اور اظہار کے ساتھ ادغام نہ کرنے کی حالت میں روم ضروری ہے۔

☆☆☆

علامات وقف اور وصل

ο یہ آیت پوری ہونے کی علامت ہے۔

ه یہ مختلف فیہ ہونے کی علامت ہے، اس جگہ آیت سمجھ کر وقف کر سکتے ہیں۔

م وقف لازم کی علامت ہے، اگر کلام ختم ہو رہا ہے تو اس جگہ وقف کرنا لازم ہے۔

ط وقف مطلق کی علامت ہے۔ اس جگہ وقف کرنا ضروری ہے۔

ج وقف جائز ہونے کی علامت ہے۔

ز وقف مجوز کی علامت ہے اس جگہ وقف کی اجازت دی گئی ہے۔

ص وقف مرخص کی علامت ہے اس جگہ ضرورت کے وقت وقف کر سکتے ہیں۔

ق قیل علیہ الوقف کی علامت ہے اس جگہ وقف کرنے میں حرج تو نہیں مگر بہت ضعیف ہے۔

ک کذالک کی علامت ہے یعنی وقف کے بعد وقف کی علامت ہے۔ اور وصل کے بعد وصل کی۔

قف قِفْ یُوْقَفُ لَہٗ مخفف ہے، صیغہ امر نہیں ہے۔ اس جگہ اگر وقف کیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن وقف اختیاری بہتر نہیں۔

ل ف: موصل کا مخفف ہے اور قد یوقف کا مقابل ہے۔ اس جگہ بہ نسبت وقف کے وصل پسند کیا گیا ہے۔

صلے اَلْوَصْلُ اَوْلٰی کا مخفف ہے اس جگہ وصل بہتر ہے اگر وقف کیا جائے تو پھر سے اس لفظ کا اعادہ ضروری ہے۔

لا وقف علیہ کا مخفف ہے۔اس جگہ وقف نا جائز ہے۔

قلا وقف مختلف فیہ کی علامت ہے اور قیل لا وقف علیہ کا مخفف ہے۔اس جگہ وقف نہ کرنا بہتر ہے اور جن کے نزدیک یہاں وقف معتبر ہے ان کے نزدیک اعادہ نہ ہوگا۔

اس کو آیت لا کہتے ہیں۔اس جگہ وصل بہتر ہے،اور وقف بھی جائز ہے۔وقف کی حالت میں اعادہ نہ کرنا چاہئے۔

مع وقف معانقہ کی علامت ہے۔قرآن پاک کے حاشیہ پر معانقہ کا مخفف مع لکھا رہتا ہے اور درمیان آیت میں دو جگہ تین تین نقطے لکھے ہوتے ہیں۔جیسے لا ریب فیہ اس میں نہ دونوں جگہ وقف کرنا چاہئے اور نہ دونوں جگہ وصل، بلکہ وصل اول، وقف ثانی یا وقف اول وصل ثانی کرنا چاہئے۔

قف الوقفہ مع السکت کا مخفف ہے یہ درحقیقت وقف نہیں بلکہ سکتہ طویلہ ہے اس میں اتنی دیر سکتہ کرنا چاہئے جتنی دیر وقف میں تاخیر ہوتی ہے لیکن اصل سکتہ جائز نہیں اور اس جگہ وقف کیا جائے تو کر سکتے ہیں۔

قف النبی ﷺ اس جگہ وقف مستحب ہے۔

قف منزل اس کو وقف جبریل بھی کہتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ نزول قرآن کے وقت جس جگہ جبریل علیہ السلام نے وقف کیا ہے وہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وقف فرمایا ہے یہ وقف بھی مستحب ہے۔

قف غفران اس جگہ بہ نسبت وصل کے وقف بہتر ہے۔

قف کفران اس جگہ وقف کرنے سے قباحت پیدا ہوتی ہے اس لئے وقف نہ کرنا چاہئے۔

تنبیہ

ا۔ سورۂ دہر میں دو جگہ قواریرا آیا ہے اس میں ثانی جگہ وقف اور وصل کی حالت میں الف پڑھا جائے گا وصل کی حالت میں نہ پڑھا جائے گا۔

۲۔ واؤ مشدد اور یاء مشدد پر وقف کی حالت میں تشدید، کوسختی کے ساتھ ادا کرنا چاہئے۔ جیسے عَدُوٌّ عَلَى النَّبِيِّ

سکتہ کا بیان

سکتہ آواز بند کر دینے اور سانس نہ توڑنے کو کہتے ہیں سکتہ کی دو قسمیں ہیں۔ لفظی، معنوی۔

سکتہ لفظی وصل کے حکم میں ہے اور سکتہ معنوی وقف کے حکم میں ہے، سکتہ لفظی بروایت حفص بطریق شاطبی جائز نہیں سکتہ معنوی قرآن پاک میں آٹھ جگہ آیا ہے۔

جائز	۱	ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا	سورۂ اعراف
جائز	۲	اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا	
جائز	۳	اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا	سورۂ یوسف
واجب	۴	عِوَجًا	سورۂ کہف
جائز	۵	يُصْدِرَ الرِّعَاءُ	سورۂ قصص
واجب	۶	مِنْ مَّرْقَدِنَا	سورۂ یٰسٓ
واجب	۷	قِيْلَ مَنْ	سورۂ قیامہ
واجب	۸	كَلَّا بَلْ	سورۂ مطففین

سکتہ کے قواعد

۱۔ سکتہ کرتے وقت متحرک کو ساکن کرنا چاہئے ، اور دو زبر والی تنوین کو الف سے بدلنا چاہئے جیسے عِوَجًا سکتہ۔

۲۔ سکتہ کرتے وقت حرف مدغم ظاہر کر کے پڑھا جاتا ہے جیسے مَنْ رَّاقٍ

۳۔ سکتہ وقف کے حکم میں ہے، لہٰذا زیر اور پیش والی تنوین کو سکتہ میں حذف کر دینا چاہئے۔

۴۔ حرف مد کے بعد سکتہ کیا جائے تو اس وقت مد کرنا بھی جائز ہے جیسے رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

۵۔ سکتہ کرتے وقت وقف سے زیادہ تاخیر نہ ہونی چاہئے۔

۶۔ مد متصل پر سکتہ کیا جائے تو طول جائز ہے لیکن قصر جائز نہیں۔ جیسے یُصْدِرَ الرِّعَآءُ اور مد منفصل میں سکتہ کی حالت میں یہ جائز نہیں۔

۷۔ حروف مقطعات پر سکتہ کرنا جائز نہیں۔

۸۔ سکتہ وہیں کرنا چاہئے جہاں جہاں ثابت ہو۔

۹۔ سکتہ کی حالت میں روم اور اشمام بھی جائز ہے مگر ادا کرنا بہت مشکل ہے اس لئے مستعمل نہیں۔

جن کلمات کے آخر میں ہاء سکتہ ہے ان پر بجز آیت کے سکتہ کرنا جائز نہیں۔ اس کے کلمات سات ہیں۔

۱	لَمْ یَتَسَنَّهْ	سورۂ بقرہ

		انعام
۲	الملہ	
		حاقہ
۳	کتابیہ	
		حاقہ
۴	حسابیہ	
		حاقہ
۵	مالیہ	
		حاقہ
۶	سلطانیہ	
		القارعہ
۷	ماھیہ	

ہاء ضمیر کا بیان

ہاء ضمیر چھوٹی "ہ" ہے جو کسی اسم کی بجائے آئے۔ اس کے متعلق چند قاعدے یہاں لکھے جاتے ہیں۔

۱۔ جب ہاء ضمیر کے پہلے زیر ہو یا یاء ساکن ہو تو ضمیر کو بھی زیر دیا جائے گا۔ وَاِلَیۡہِ لیکن چار جگہ قرآن پاک میں اس کے خلاف آیا ہے۔ (۱) وما انسانیہ (۲) علیہ اللہ (۳) ارجہ (۳) والقہ۔ پہلی دو مثالوں میں ضمیر پیش ہے۔ اور آخری کی دو مثالوں میں ضمیر ساکن ہے۔

۲۔ جب اس ہاء ضمیر کے پہلے زیر ہو یا یاء ساکن ہو تو ضمیر کو بھی زیر دیا جائے گا۔ جیسے والیہ لیکن چار جگہ قرآن پاک میں اس کے خلاف آیا ہے۔ اور وہ وَيَتَّقۡهِ ہے کہ اس میں ضمیر مکسور ہے۔

۳۔ جب ہاء ضمیر کے پہلے اور بعد دونوں طرف حرکت ہو تو ضمیر میں صلہ ہو گا۔ یعنی ضمیر پر اگر پیش ہو تو واو یعنی الٹا پیش زائد کر کے پڑھیں گے اور اگر ضمیر پر زیر ہو تو یاء یعنی کھڑا

زیر زائد کر کے پڑھیں گے جیسے رسولہ احق، جمعہ وقرآنہ، من رَبِّہٖ

وَالمؤمنون
ایک جگہ قرآن پاک میں اس کے خلاف آیا ہے اور وَاِنْ تَشْکُرُوْا یَرْضَہُ
پڑھیں گے۔
لکم کہ اس میں الٹا پیش نہ
۳۔ جب ہائے ضمیر سے پہلے کا حرف ساکن ہو تو ہائے ضمیر کی حرکت کا صلہ نہ ہوگا۔ جیسے
فیہ لیکن قرآن پاک میں ایک جگہ اس کے خلاف آیا ہے۔ جیسے فیہ مہانا کہ اس میں
صلہ ہے۔

وہ مقامات جہاں الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا

ایسے مقامات اٹھارہ ہیں

۱۔	اَفَائِن مَّاتَ	آل عمران، ع ۵۰
۲۔	لَا اِلَی اللّٰہِ	آل عمران ع ۸
۳۔	تَبُوْءَ ا	مائدہ، ع ۱۰
۴۔	مَلَا۟ئِہ	اعراف، ع ۱۲
۵۔	لَا اَوْضَعُوْا	توبہ، ع ۱۱
۶۔	ثمودا	عنکبوت
۷۔	تتلوا	
۸۔	لن ندعوا	کہف
۹۔	لشای‍ء	کہف ع ۴

جہاں کہیں بھی آئے

۱۰- آنا

۱۱- لکنا

۱۲- لا اذبحنہٗ

۱۳- لا الی الجحیم

۱۴- ونبلوا

۱۵- بئس الاسم الفسوق

۱۶- سلاسلا

۱۷- قواریراْ ۵ قواریراْ (وقفا ووصلاً)

۱۸- نبای۰

کہف، ع ۸
نمل، ع ۲
صٰفٰت، ع ۲
محمد، ع ۴
حجرات، ع ۲
دہر، ع ۱
دہر، ع ۱

تمام شد بروز جمعہ
بتاریخ ۳۰ر جنوری ۱۹۸۷ء
مطابق ۲۹ر جمادی الاول ۱۴۰۷ھ